رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

-Qadian-

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۵۰
معاونین سے عندہ
عوام سے عندہ

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بیا در برم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مرتبہ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے
چہ گویم با تو گر آئی چہار در قادیان بینی دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۵ | مؤرخہ ۷ (۷) اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء | نمبر ۳۸

شذرات

بین الاسلامی زبان | تنظیمیت کے دنیا بھر میں یہ بحث شروع ہو گئی ہے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں میں قومی معاملات کے طے کرنے کے لئے ایک مشترکہ زبان کی ضرورت ہے اور یہ مشترکہ زبان ترکی ہونی چاہیئے۔ ترکوں کی ترقیات جہاں اسلامی دنیا کیلئے نہایت ہی خوش کن اور امید افزا ہیں وہاں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا جاتا ہے کچھ شک نہیں ترکوں کی مادری زبان ترکی ہے اور وہ حق رکھتی ہے کہ ترک اسکی ترقی میں پوری کوشش کریں لیکن اسی حالت میں ترکی زبان بین الاسلامی معاملات کے طے کرنے کا ذریعہ نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی زبان مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہو سکتی ہے تو وہ عربی ہے اور دنیا کے ہر حصہ کے مسلمان عربی سمجھ سکتے ہیں۔ اگر عربی کا رواج عام کر دیا جاوے تو اسمیں آسانی ہوگی۔ اس لئے ہندوستان کے مسلمانوں کو متفق ہو کر یہ تحریک کرنی چاہیئے کہ دنیا کے مسلمانوں میں اسلامی معاملات کے طے کرنے کے لئے جب کسی زبان کا استعمال کیا جاوے تو وہ

عربی زبان ہو گی

*

مسلمانوں کو مذہبی معاملات میں مدد دینے کی جاوے۔ یہ تو وہ ہے جو کلکتہ کی ہندو دھرم سبھا کے گزشتہ اجلاس میں اٹھائی گئی ہے اور اتفاق رائے سے یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ اس سبھا کا خیال ہے کہ جزیرۃ العرب کی حفاظت کے لئے ہندوؤں کو سول نافرمانی کی ترغیب دینا جیسا کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد علی کی تقاریر سے عیاں ہے اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ قانون شکن مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں پر مظالم ٹوٹ رہے ہیں (وغیرہ وغیرہ) ایک نامناسب اور غیر منصفانہ فعل ہے اسلئے کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ جب تک مسلمان ذبیحہ گاؤ ترک نہیں کرتے ان کے کسی مذہبی معاملہ میں ہندوؤں کو امداد نہیں دینی چاہیئے۔" میں اس تجویز پر صرف اسقدر کہتا ہوں کہ مسلمانوں کی غیرت اور حمیت کا اقتضاء یہ نہیں ہوتا چاہیئے۔ کہ وہ دریوزہ گری کریں۔ مجھے وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی مسلمان اپنے مذہبی معاملات میں کسی دوسرے سے مدد کا خواہشمند ہو۔ مولانا آزاد اور ہوبہر کو جواب دینا چاہیئے۔ اور اس سپرٹ کو جو دھرم سبھا پیدا کر رہی ہے نہایت غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔

مسلمان جبتک مذہب کے متبع اور فرمانبردار ہو کر خدا پر توکل کر کے کھڑے ہوں گے وہ دوسروں کے سہارے پر کھڑے ہونے کے لئے طیار کیے جائینگے انھوں نے ہمیشہ ہمسایہ قوموں کی امانت اور دستگیری کی ہے دنیا میں امن اور صلح کے وہ حامی اور علم بردار رہے ہیں اب بھی وہ اپنی خصوصیتوں کو اپنی عمل سے ثابت کر دکھائیں

*

جمعیۃ التبلیغ اسلام کا اہم اجلاس | میر غلام بھیک نیرنگ نے امبالہ سے ایک برقی پیام کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ انبالہ میں جمعیۃ کا جو تازہ اجلاس ہوا ہے اس میں ہر قسم کے سیاسی خیالات رکھنے والے تارکین موالات و حامیان موالات مسلمان لیڈر اس جمعیۃ کے ممبر ہو چکے ہیں **مجلس عاملہ** بنائی گئی ہے بانی عہدہ دار منتخب کیئے گئے ہیں مجلس نمائندگان تبلیغ آگرہ اور انجمن مدیت الاسلام دہلی کا الحاق عمل میں آیا مرکزی دفتر انبالہ شہر میں رکھا گیا عملی کام کے متعلق اہم کیئے گئے۔

جمعیۃ التبلیغ اسلام کے قیام سے ہمنے اسکی تائید کی ہے اس لحاظ سے کہ جس نیک مقصد کو لیکر وہ کھڑی ہوئی ہے وہ مسلمان کے لئے نہایت پیارا اور اہم ہے۔ اور ہماری دلی خواہش ہے کہ جمعیۃ متحدہ صورت میں تبلیغ کے کام میں کامیاب ہو۔

*

کیا مسلمانوں کی تبلیغی انجمنیں سبق لیں گی | ارتداد کیلئے دو سبھائیں کام کر رہی تھیں بھارتیہ شدھی سبھا اور ہندو سنگھٹن ان دونوں سبھاؤں میں باہم اختلافات اور رقابت بھی مگر اس اختلاف اور رقابت کا اثر کام پر نہ تھا۔ دونوں پوری سرگرمی سے کام کر رہی تھیں تاہم یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ غرض مشترک کیلئے اگر متحدہ طور کام نہ کیا گیا تو نقصان ہوگا۔ اب خبر آئی ہے کہ دونو سبھاؤں کے کارکنوں نے ملکر کام کرنیکا عہد کر لیا ہے۔ ہم جو اتحاد کے حامی ہیں اس اتحاد پر دلی اگرچہ ہمارے دشمنوں نے ہماری مخالفت میں کیا ہے وہ دونو سبھاؤں کے فعل کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کی خدمت میں دو سے عرض کرتے ہیں کہ خدارا ابتو سوچیں مقصد تبلیغ میں متحد ہو کر کام کریں اور فرقہ بندی کی قیود سے آزاد ہو کر جو کام کر سکتا ہو اسکے ساتھ مل جاویں کہ وقت نازک ہو چلا ہے۔

*

ہندو مسلمانوں میں تفریق کی جدید تحریک | ہندو اخبارات میں یہ بحث بھی اٹھائی گئی ہے کہ کانگرس کو خلافت اور جمعیۃ العلماء کے اثر سے

مولوی محمد امین صاحب مجاہد روس

مولوی محمد امین صاحب مجاہد روس کے متعلق اس سے پہلے الحکم میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ ہندوستانی سرحد پر اسے گرفتار کر لیا گیا تھا حکام کوئٹہ نے فی الحال انکو ضمانت پر رہا کر دیا ہے اور یہ ضمانت دو ہزار روپیہ کی ہے جو مکرمی مستری غلام محمد صاحب برادر میاں سلطان محمد صاحب احمدی سیالکوٹی نے دی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کوئٹہ کی اجازت کے بغیر ابھی وہ نہ باہر جا سکتے ہیں اور نہ کوئی پبلک لیکچر دے سکتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ انکے خلاف لگائے گئے الزامات سراسر بے اصل ثابت ہوں گے۔

مولوی محمد امین صاحب نے جو تازہ خط لکھا ہے جو مغز الفضل میں تمام و کمال چھپ گیا ہے میں اس میں سے جماعت احمدیہ بخارا اور ان کے اپنے سفر کے حالات کے متعلق جو حصہ ہے وہ یہاں درج کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ اس مرد خدا کو کس قسم کی تکلیفوں اور مشکلات سے گزرنا پڑا ہے اور یہ بھی کہ بخارا میں جو جماعت قائم ہوئی ہے

وہ اخلاص اور ارادت کے کس

مقام پر ہے + ایڈیٹر

جماعت احمدیہ بخارا

میں حیران ہوں کہ کس طرح احباب بخارا کے ان مخلصانہ اور عقیدتمندانہ جذبات کو حضور انور کی خدمت میں پہنچا دوں۔ جب انکو معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا چندہ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور یا خاص اہتمام سے بیت المال میں جاتا ہے تو جسدن میں آنے لگا ایک پونڈ روسی زکوٰۃ کا چندہ مجھے دیا گیا کہ میں اسکو جوتی یا کسی اور جگہ میں سلا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دوں لیکن جیسا کہ حضور کو علم ہے روسیہ سے پونڈوں کا نکالنا ایسا ہی ممنوع ہے جیسے پستول اور بندوق کا باہر لے جانا اور پھر علاوہ ازیں میرے حالات اور راستہ بھی مخدوش تھا۔ اسلئے میں نہ لا سکا حضور کیلئے ایک جائے بخارائی کا نمونہ بنایا گیا تھا اور ایسا ہی ایک بڑا قالین مسجد مبارک کے لئے تجویز ہوا تھا۔ لیکن چونکہ اس عاجز کا راستہ مخدوش تھا سرحد سے نکلنا مشکل تھا اسلئے بالفعل چھوڑ دیئے گئے کیونکہ یہ عاجز روسی ریلوے اسٹیشن سے انگریزی ریلوے اسٹیشن تک تمام سفر پاپیادہ کر چکا ہے کپڑوں یا قالین کا لانا ایسی حالت میں بہت مشکل تھا مجھے اپنے اخراجات کے لئے ایرانی روپیہ دینے پڑے لیکن اس خوف سے کہ اگر سرحد پر پکڑا گیا تو کہیں گے کہ ساری عمر قید میں گزری روپیہ اور پونڈ کہاں سے لایا گویا میں یقیناً جاسوس انگلش ہوں جسکو انگریزی قونصل خانہ مقیم مشہد روپیہ بھیجتا رہا ہے۔ اپنے اخراجات کے لئے بھی سوائے ٹکٹ کے کچھ نہ لا سکا۔ میں نے زکوٰۃ کا چندہ امانت بخارا میں رکھوایا اور کہدیا کہ جسوقت ہمارے مبلغ یہاں پہنچیں گے انکو یہ ادا کیا جاوے گا۔

میرے پیارے آقا۔ اگر حضور انور کی خدمت میں میری سب سے پہلی اور سب سے آخری خواہش ہو سکتی ہے تو وہ جماعت بخارا کے لئے دعا کی اور وہ جلد سے جلد مبلغ بھیجنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔ جماعت بخارا اپنے مبلغین کے قیام کا تمام خرچ علاوہ ایک اچھے مکان کے خود برداشت کرے گی۔ میں نے جماعت بخارا کے احباب کو باوجود وقت کی کمی کے ان کی ذمہ واریاں اور فرائض ایک حد تک بتلائے ہیں۔ میں نے ان کو کہدیا ہے کہ صرف بخارا کے مبلغ کے مکان و طعام کے ذمہ وار نہ ہوں گے بلکہ سمرقند۔ تاشقند۔ قزان۔ جہاں کئی لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہیں۔ اور اسکو جو ہدایت کا مرکز بنا ہے ان ہر چار جگہ کے مبلغ اور ان کے اخراجات بھی بخارا برداشت کرے گا۔ اور چونکہ بخارا جو صدیوں سے مرکز اسلام چلا آ رہا تھا اس سے تبلیغ و اشاعت اسلام میں ناقابل معافی کوتاہی اور غفلت ہوئی ہے۔ پس تلافی مافات کے طور پر اسکا فرض ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں علاوہ ترکستان اور روسیہ کے ایران کے مبلغوں کا بھی خرچ ادا کرے کیونکہ خراسان کا علاقہ ترکستان بخارا کے قریب تر ہے۔ بخارا کا فرض ہے کہ وہ شیعیت کو دور کرے اور اپنے قرب و جوار کے علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے یا تو خود کودھ میں پہنچکر تیار ہو جائیں یا وہاں سے تیار شدہ مبلغوں کو منگوا کر ان کے مصارف کی کفالت لے لیں۔ ہمارے دوستوں پر ان باتوں سے ایک مسرت آگیں رقت طاری ہو جاتی تھی۔ جناب ..... صاحب فاضل نے میرے ساتھ آنے کے لئے اپنی مدرسی سے استعفا دیدیا اور پاسپورٹ کے لئے درخواست دیدی۔ تو لوگوں میں ایک شور پڑ گیا۔ کیونکہ حاجی صاحب اس سے قبل دو بار حج کر چکے ہیں۔ حاجی صاحب نے اپنا عالیشان مکان میری رہائش کے لئے مخصوص کیا جہاں آخری راتوں میں بیس بیس کی تعداد میں ممبران جس میں امیر بخارا کے عم زاد بھائی بھی شامل تھے۔ حضور کے نالائق اور ناچیز خدمتگار کی زیارت کے لئے جمع ہوتے تھے اگرچہ بخارا میں گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں مسجدیں ہیں لیکن جس مردانگی کے ساتھ ہمارے دوستوں نے غیر احمدیوں کے ساتھ نمازوں کا پڑھنا یکدم ترک کیا وہ میرے لئے ایک عجیب لذت افزا نظارہ تھا ہمارے دوست مرزا ..... صاحب تاجر نے مجھے بارہا کہا کہ اگر تم بغیر میرے چلے گئے تو میں قیامت کے دن تمہارے گلے میں ہاتھ ڈالوں گا۔ یہ تو اپنی دوکان۔ مکان۔ زمین سب کچھ فروخت کرنے کے لئے تیار تھا کہ میں قادیان سے واپس ہرگز نہ آؤں گا لیکن میں نے روک دیا۔ اس نے مجھے کئی دفعہ کہا کہ میں اپنے بال بچوں کو ملا کر تمہارے سپرد کرتا ہوں کیونکہ تم نائب امام الزمان کے بھیجے ہوئے ہو پس تم ہی میرے بال بچوں کے مالک ہو۔ جب کبھی حاجی صاحب میرے ساتھ بطور مذاکرہ علمیہ بات چیت کرتے تو اسکو ناگوار گزرتا تھا اور حاجی صاحب سے کہتا تھا کہ کیوں تم اس سے دلیل اور برہان پوچھتے ہو یہ تو نائب امام الزمان کا بھیجا ہوا ہے جو کچھ کہتا ہے نائب امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے کہتا ہے۔ یہ شخص میرے معمولی اخراجات یعنی پیسوں کی جگہ پونڈوں کے خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا تھا جب مولوی ..... صاحب فارغ التحصیل جامعہ بخارا کو معلوم ہوا کہ حاجی صاحب ..... اور مرزا ..... صاحب قادیان جانے کے لئے تیار ہیں تو اسکو سخت صدمہ ہوا کہ میں بھی ساتھ چلوں گا لیکن چونکہ مولوی ..... صاحب فارغ ہونیکے بعد ایک بڑے مدرسہ کے حجرہ میں اپنی مشین لیکر خیاطی کا کام کرتے ہیں اور اس طرح اپنا گزارہ کرتے ہیں سفر خرچ کی توفیق نہیں رکھتے۔ میں نے جب اس کی خواہش کو حاجی صاحب اور مرزا صاحب تاجر پر ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جسوقت چلیں گے بیس پونڈ روسی علاوہ خوراک کے ہم اسکو دیں گے۔ پہلے دن جب میں حضرت حاجی صاحب کو تبلیغ کرنے گیا تو مدرسہ میں روسی پولیس سے بھگا ہوا تھا۔ طبیعت میں رقت تھی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ ایک بار اگر پکڑے گئے تو یونہی مارے جاؤ گے۔ مرنے سے پہلے کھلی کھلی اور صاف صاف تبلیغ کر لو۔ کیونکہ مجھے یہاں کئی بار بتلایا گیا تھا کہ روسیہ میں انسانی زندگی کی سب سے بڑی قیمت ایک کارتوس ہے اسلئے بڑے جوش اور وقار سے اسکو تبلیغ کی۔ خدا کی شان حضرت حاجی صاحب میرے ایک ایک لفظ کی قبولیت کے لئے بار بار اٹھتے تھے اور جب میں بٹھالیتا تھا تو پھر باندھ کر میرے لفظ لفظ کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک عجیب نظارہ تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ اسکے بعد اگر مارا جاؤں تو کوئی فکر نہیں ہے +

ایک دوست نے میرے زمانہ قید میں بخارا قید خانہ کے اندر کئی روز مسلسل اصرار و منت و عاجزی کے بعد حضور کو قبول کیا میں حالات نہیں بتلاتا تھا۔ بہت عاجزی سے منت اور خواہش کیا کرتا تھا کہ مجھے اپنا مرشد بتلاؤ۔ میں نے کئی روز کے بعد اسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ بتلایا جو اس نے قبول کیا یہ بہت ہی مخلص تھا۔ میں نے بخارا کے قید خانہ میں خواب دیکھا کہ میں نے قید خانہ کے اندر ہی ایک فاختہ پکڑ لی ہے اس خواب کے ایک ماہ بعد اس شخص نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا اس شخص نے تاتاری مسلمانوں اور روسی لوگوں میں تبلیغ کرنے کے لئے پچاس من پنبہ (روئی) دینے کا وعدہ کیا اگرچہ قید خانہ کے اندر باجماعت نماز ہو اکرتی تھی لیکن خالی بیان کرنے سے پہلے میں نے اسکو بتلایا تھا کہ ان لوگوں اور ان رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑیگا چنانچہ اسنے بیعت کے بعد تاتاریوں کو غیر احمدیوں کے پیچھے یکدم چھوڑ دیا اور پھر مجھ سے قید خانہ ہی میں قرآن پڑھنا شروع کیا۔ یہ قید خانہ ہی میں رہا اور مجھے نکل جانے کا حکم ملا۔ حضور انور تمام جماعت بخارا کے لئے خاص طور پر دعا فرما دیں۔ اور ساتھ ہی یہ عرض کرتا ہوں کہ حضور مشرق کی سب سے بڑی قوم روسی کے لئے بھی دعا فرما دیں کہ وہ حضور کے زمانہ میں ہی تمام کی تمام مسلمان ہو جائے۔ اللھم آمین یارب العالمین +

میرے پیارے آقا! بخارا کے لئے مبلغین کی سخت ضرورت ہے احباب بخارا نے مجھ سے خواہش کی تھی کہ میں انکی اس خواہش کو حضور تک پہنچا دوں کہ بخارا کے لئے مبلغین میرے پہنچتے ہی روانہ ہو جائیں خدا کے فضل سے مبلغین کو مکان اور رہائش خوراک کا ہر طرح انتظام رہے گا صرف بخارا تک پہنچنا ہے +

اپنے سفر کا کچھ مختصر حال

میرے پیارے آقا! کچھ مختصر سا حال میں اپنے سفر کا بھی حضور کی

خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عریضہ میں عرض کیا تھا۔ تاشقند میں کئی بار مجھ سے بیان لیا گیا اور بیان عموماً رات کو وقت لیا کرتے تھے۔ رات کو بیان لینا کم فرصتی یا کام کی کثرت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس سے مقصود ان کا میرا مرعوب کرنا تھا۔ ایک دفعہ رات کے نو بجے اور ایک بجے کے درمیان مجھے بڑی صفائی سے کہا گیا کہ میں انگریزی جاسوس ہوں۔ اور اگر میں اس بات کی تردید اور تغلیط کروں تو پھر میں افغانی و قلماق نویس اور فخر ہوں۔ اور اگر یہ بھی درست نہ ہو تو ہو نہ ہو یہ تیسری بات تو بڑی نشانہ کی ہے کہ میں انور پاشا کا آدمی ہوں۔ جنہوں نے اس وقت سرحد ترکستان پر امن عامہ کو درہم برہم کر رکھا تھا میں ہر ایک بات کا معقول جواب دیا کرتا تھا۔ لیکن مجھ سے بار بار یہی کہا جاتا تھا کہ میں سچ سچ بتلاؤں کہ میں کس کا آدمی ہوں۔ اس رات پستولوں کی خوب نمائش کی گئی میں نے یہ بتلایا اور بڑی وضاحت سے بتلایا کہ میں کسی حکومت کا بھیجا ہوا نہیں ہوں۔ ہاں مجھے اپنے آقا و مرشد نے بھیجا ہے۔ اور میں اپنے مرشد طریقت سے اجازت لیکر آیا ہوں۔ لیکن یہ اجازت صرف یہاں آنیکے لئے مخصوص نہ تھی۔ بلکہ میں جب شادی کرتا ہوں۔ تو بھی اپنے مرشد سے اجازت لیتا ہوں۔ حتے کہ جب میں اپنی لڑکی کا نام رکھتا ہوں۔ تو بھی مرشد سے پوچھتا ہوں۔ پس یہاں بخارا آنے کے لئے بھی اپنے آقا سے اجازت اور دعا لیکر آیا ہوں۔ یہاں انہوں نے یہ نہ پوچھا۔ کہ ان کا نام کیا ہے۔ لیکن انہوں نے بالکل باور نہ کیا۔ اور بار بار کہتے جاتے تھے کہ جھوٹ نہ بولو۔ سچ بولو۔ اسوقت میں اپنے جذبات کو ضبط نہ کر سکا اور میں نے خشونت آمیز لہجہ میں سختی سے کہا۔ کہ ہاں میں راست کہتا ہوں اور راستی کی گم ریزی کے لئے آیا ہوں۔ اگر تم کو راستی سے پیار ہے تو مجھے آج رات کو ہی چھوڑ دو گے۔ ورنہ معلوم ہوگا کہ دراصل تم کو راستی سے محبت نہیں ہے۔ ترجمان جو ایک ارمنی تھا۔ اس نے کہا ایسی باتیں مت کرو۔ ڈرنے کا مقام ہے میں نے کہا۔ قدم قدم پر جھاڑیوں سے نہیں ڈر سکتا ایک ذات سے ڈرتا ہوں اور بس۔

اسی رات کو جب مجھ پر افغانی مخبر ہونیکا الزام لگایا۔ تو مینے سخت نفرت اور حقارت کے ساتھ اس کی تردید کی دیں نے کہا کہ دنیا کی.... کسی ادنیٰ قوم کی طرف مجھے منسوب کرو۔ مجھے صدمہ نہیں۔ لیکن خدا را مجھے افغانی آدمی مت کہا کرو۔ میں افغانستان کے مخالفوں کو تم سے بدرجہا کہتر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ تمہارے ملک میں اب تک ہمارے کسی آدمی کا نقصان نہیں ہوا ہے۔ لیکن وہاں میرے آقا کے دو برگزیدہ برگوار نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کئے گئے ہیں۔ اس سے میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ پستول سے ہلاک کیا جاؤں چنانچہ وہ خاموش ہو گئے۔ ایک رات مجھے مذہبی عقاید کی جانچ پڑتال کیلئے بلایا۔ اس وقت اکثر متعلقہ نے بڑے دعوی کے ساتھ کہا کہ مجھے مذاہب عالم پر عبور ہے۔ میں نے شکریہ ادا کیا کہ آج کی رات بڑی دلچسپی سے گذرے گی۔ خدا کی شان چند سوالات کر کے رہ گیا۔ ترجمان سے جھنجلا کر کہنے لگا میں دوسری رات سوالات لکھکر لاؤں گا۔ اس رات مجھ سے مختلف فرقوں کا حال پوچھتے پوچھتے اچانک سوال کیا کہ تم کس فرقہ کے ہو۔ بے ساختہ میرے منہ سے نکلا ہمارے فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ ہے۔ لیکن آگے اس نے کچھ نہیں پوچھا کہ احمدؑ (علیہ السلام) کون تھا اور کب پیدا ہوا۔ اور اسی طرح خاموش ہوا۔ اسی دفعہ نے بغیر میری کسی بات یا تحریک کے خود بخود مجھ سے سوال کیا کہ کیا تم تمام مسلمانوں کو ایک بیرق (جھنڈے) کے نیچے جمع کرنا چاہتے ہو۔ میں نے جواب کہا کہ بیرق (جھنڈے) سے اگر تمہاری مراد کسی حکومت کے تاج و تخت کا جھنڈا ہو تو یہ درست نہیں۔ ہاں میں چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کے نیچے ہاں اسی قرآن کے (جو تم مجھ سے لے چکے ہو) جھنڈے کے نیچے نہ صرف جمیع مسلمانان عالم کو بلکہ جمیع اقوام عالم کو جمع کر دوں۔ اور ساتھ ہی میری دلی خواہش ہے کہ نوجوان روس اس کی صف اول میں ایستادہ ہوں اس جواب پر وہ بالکل ساکت و صامت رہا۔ فی الحمد للہ علے ذالک۔

اور یہ تمام حضور کی دعاؤں کی برکت تھی ورنہ میں کیا چیز ہوں۔ جب مجھے تاشقند میں گوشکی کی طرح جانیکا حکم ملا تو میں نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کیا۔ چنانچہ مجھے قید خانہ سے نکالکر پھر قید کر دیا گیا۔ مجھے تاشقند میں ایک عالی شان مکان اور معقول تنخواہ کی پیشکش کہ میں ان کے سکول میں ہندی اور فارسی زبان کا ماسٹر بن جاؤں۔ گویا میں انکے نزدیک ایک طفل شیر خوار تھا کہ کھلونوں پر اپنے مقصد کو بھول جاؤں گا۔ لیکن جب میں نے ان کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا کہ میں تو تمہاری ہر خدمت کے لئے طیار ہوں۔ بشرطیکہ ایک مقررہ میعاد کے بعد مجھے بخارا جانے کی اجازت دیجائے۔ تو انہوں نے اسطرح مشروط طریق پر میری خدمات سے فائدہ اوٹھانا چاہا۔ اور ایک ہفتہ کے بعد مجھے جب بند گاڑی میں جسکے دونوں دروازوں پر مسلح روسی کھڑے تھے۔ کاکان کے ریلوے اسٹیشن پر پہونچایا۔ جو سمرقند اور مرو کے درمیان بخارا جانیکا جنکشن ہے تو اسوقت مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ شاید امیر عالم خان امیر بخارا کو اپنا تاج و تخت اور خزانہ چھوڑتے ہوئے اتنا صدمہ نہ ہوا ہو گا۔ میں نے بخارا کے سبزہ زار کو دور سے دیکھا لیکن مجھے منع کیا گیا کہ میں معبوط آہنی سیخوں کی کھڑکی میں سے بھی کھڑا ہو کر باہر نہ جاؤں۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ اور میری گاڑی وہاں سے مرو پہونچی۔ مرو میں چونکہ گوشکی جانیکے لئے گاڑی تیار نہ تھی مجھے جیل خانہ میں اتار دیا۔ اور پھر دوسرے دن مجھے گوشکی بھیجدیا۔ تیسرے دن ہماری گاڑی گوشکی پہونچی گوشکی میں میں بات بات پر افسران جیل سے لڑا کرتا تھا۔ کیونکہ روسیہ سے نکلنے پر میں روسیہ کے قید خانہ کو ترجیح دیتا تھا۔ بعض روسی افسر مجھ پر غصہ ہو جاتے تھے اور بعض ہنسا کرتے تھے کہ افغان بے وقوف ہے۔ آزاد ہونا نہیں چاہتا۔ میں اس ساتھ والی پہاڑی کو جس کے پیچھے افغانستان ہے۔ اشارہ کر کے کہتا تھا۔ میں بے وقوف نہیں۔ وہ بے وقوف ہے جس نے مسیح موعود کو نہ پہچانا میں اس بات پر ضد کیا کرتا تھا کہ میں افغانستان ہرات کی طرف ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گا۔ میرے پیارے آقا حضور کا نالایق اور ناچیز خدمتگار افغانستان سے مطلق نہیں ڈرتا تھا۔ کیونکہ میرا محبوب آقا علیہ السلام فرما گئے ہیں صد حسین است در گریبانم۔ ایک مولانا عبد اللطیف شہید مرحوم پر کیا موقوف ہے۔ میرے خدام میں سینکڑوں ہزاروں ایسے جان نثار موجود ہیں۔ جو حق کے لئے اپنی جانوں کو حضرت حسین کی طرح قربان کریں گے۔ صرف مجھے اس بات کا غم تھا کہ میرے آقا نے صرف بخارا پہونچنے کے لئے مجھے حکم دیا ہے۔ یہ بھی اگر پورا نہ کر سکوں تو پھر اور کیا کام کروں گا۔ اور اگر ہرات کی طرف بھیجا گیا تو پھر جان سے آنا بڑا مشکل ہو گا۔ اور تعمیل حکم میں دیر ہو گی۔ لیکن یہ پختہ عزم صمیم کر لیا تھا کہ ایک دفعہ نکالیں گے پھر آؤنگا پھر پکڑ کر نکالیں گے۔ دوبارہ آؤں گا۔ اگر تیسری بار پھر نکالدیں گے تو چوتھی بار جامہ انسانیت کو..... دروشنا کپڑے پہن کر ایک رباب لونگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظمیں پڑھتا ہوا داخل ہونگا۔ کیونکہ مینے دیکھا تھا۔ روسی موزیقی کے بڑے دلدادہ ہیں۔ باسکی آواز پر مٹتے ہیں۔ لیکن جسطرح بھی ہو سکے ایک دفعہ بخارا پہونچونگا۔ یقینا یقینا۔ (۱۳۱) عاجز کو فرمایا تھا کہ کسی نہ کسی طرح تم ایک دفعہ پہونچ جاؤ۔ پس میں نے پختہ ارادہ کیا تھا کہ یا تو گولی سے مار کر مجھے سبکدوش کر دیں گے یا بخارا پہونچ جاؤں گا۔ لیکن الحمد للہ کہ میں حضور کی دعاؤں سے بخارا پہونچ گیا۔ مجھے اس بات سے بھی بڑی تکلیف پہونچتی تھی کہ اگر میں روسیہ سے نکلا۔ تو حضور کو شرم مجھے مارے اطلاع کیسے دونگا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں روسیہ سے نکلنے کی اطلاع حضور کو نہیں دونگا۔ میں نے خیال کیا کہ صرف دعا کے لئے اطلاع دونگا اور فوراً واپس داخل ہونگا۔ حتی کہ بخارا پہونچ جاؤں گا یا مر جاؤں گا۔ لیکن حضور کی دعاؤں ہی سے پہونچ گیا۔ فالحمد للہ۔

میرے پیارے آقا۔ روسی ترکستان میں خاکسار نے مفصلہ ذیل جیل خانوں اور زندان خانوں کو دیکھا ہے

قلعہ۔ عشق آباد۔ مرو۔ کاکان (دوبار)
سمرقند (دوبار) تاشقند۔ بخارا (دوبار)
گوشکی۔ مجھ سے بعض ترکمان کہا کرتے تھے کہ تم کو مار ڈالیں گے میں انکی باتوں پر ہنسا کرتا تھا کہ میں سرکاری آدمی ہوں مجھے تو اول مار نہیں سکتے اگر مار ڈالیں گے تو میری سرکار خدا ان سے سخت باز پرس کرے گی ایک دفعہ جب کہ میں کاکان

تبلیغ اسلام کے متعلق ہماری پوزیشن

کیا جاگ کر پھر سو جاؤ گے؟

کانگرس کمیٹی نے اجلاس خاص پر ہندو مسلم اتحاد کے سوال کے متعلق میں شدھی اور سنگھٹن کا سوال بھی زیر بحث تھا۔ اور شدھی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو ہمارے امام سے طلب کیا گیا تھا۔ اس مجلس میں جو ہماری موجودگی میں ہوئی اس سوال کے متعلق یہ طے پایا تھا کہ یہی کمیٹی بعد میں متواتر اجلاس کر کے اسکی جزئیات وغیرہ پر غور کر کے کوئی ایسی صورت پیدا کرے گی جس میں تصادم کا خیال نہ رہے۔ اور اشاعت مذہب کی آزادی پر کوئی پابندی نہ ہو۔ ابھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس مطلب کے لئے پھر کب کمیٹی ہوگی اور اسکا کیا حشر ہوگا؟

ہمارے جانے سے پیشتر ہر دو فریق اس بات پر متفق معلوم ہوتے تھے کہ دونوں قومیں اپنے مبلغین کو بلا لیں۔ اور سوال صرف پہلے یا پیچھے آنیکا تھا۔ جمعیۃ العلماء کی طرف سے اس امر پر زور دیا گیا تھا کہ چونکہ آریوں نے جارحانہ حملہ کیا ہے لہذا وہ پہلے واپس آئیں۔ سوامی شردھانند صاحب کہتے تھے کہ اگر تین دن بھی میدان خالی ہو گیا تو انکا کیا کرایا صاف ہو جائیگا۔

لیکن اسکے ساتھ ہی یہ مشکل بھی پیش تھی کہ احمدی جماعت کے مبلغین کا فکر مقدم تھا۔ چنانچہ سوامی شردھانند اور پنڈت مالوی دونوں مصر تھے کہ اگر یہ جماعت واپس نہ آئی تو ایسا سمجھوتہ لاحاصل ہے۔

غرض اس سوال نے معاملہ کی صورت کو نازک بنا دیا۔ ہماری پوزیشن اس مسئلہ میں جو کچھ بھی تھی وہ اس تار سے ظاہر ہے جو ہائی کمانڈ اشاعت کی طرف سے مسلمان لیڈروں کے نام بھیجا گیا تھا اور ابتک اور ہمیشہ ہماری یہی پوزیشن ہوگی کہ

ہم تبلیغ کا کام بند نہیں کر سکتے

ہمنے تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام کبھی شدھی کے مقابلہ میں شروع نہیں کیا تھا اور نہ یہ تحریک ہمارے لئے محرک ہوئی احمدی جماعت مسلم طور پر ایک

اسلامی تبلیغی جماعت ہے۔

جس کے تبلیغی بہم ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا اور جزائر کی دیواروں پر لہرا رہے ہیں۔ اور جس نے ضرورت کے وقت

سے اعلان کیا ہے۔

ہمکو ایک مبلغ بھی ہندوستان کے شدھ ابدکانہ نہ ہو کر مگر سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت کر کے آتے ہوئے سرحد ہندوستان پر گرفتار ہو گیا ہے۔

پس ہماری تبلیغی کوششیں آج شروع نہیں ہوئیں اسلام ایک جماعت داعیہ کی تعلیم دیتا ہے کہ ہر وقت رہنی چاہیئے اور ایسی تعلیم کے عملی نمونے کے لئے

خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔

پس جبکہ احمدی جماعت اسلام کی جماعت داعیہ ہے وہ اپنے فرض سے کسی وقت غافل نہ نہیں ہو سکتی۔

ہمنے ہندوستان میں اپنی تبلیغ کے دائرہ کو محدود رکھا تھا اور اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ہمیں خیال تھا کہ اندرون ہند دوسرے علماء حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے کام کر رہے ہونگے مگر شدھی کی تحریک سے اس کمزوری کے محسوس کرنے پر

ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت تبلیغ و حفاظت

کا کام جاری کر دیا گیا۔

جس سرگرمی اور جوش کے ساتھ جماعت نے اپنے فرض کو ادا کیا وہ

اسلامی ہند کی تاریخ میں یادگار رہیگا۔

دوستوں اور دشمنوں نے اس منتظم کام کو پسند کیا اور اس کی تعریف میں اخبارات نے اپنے کالموں کو رونق دی۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ

کیا ہمارا کام ختم ہو گیا

ایک سے زیادہ مرتبہ یہ بات کہی گئی ہے اور حضرت امام نے اپنے خطبات میں اسکا اعلان کیا ہے۔

کہ ہمارا کام کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

جب حالت یہ ہو کہ ہمارے کام کا دائرہ وسیع اور مقصد بلند ہو تو ہم آرام سے نہیں سو سکتے اور ایک فارغ البال انسان کی طرح زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

اس فتنہ ارتداد نے ہمکو جگایا ہم جاگے اور اٹھے اور حرکت شروع کی مگر کیا اب جاگ کر پھر سو جائیں گے؟

کام کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے اور اسلئے حضرت امام چاہتے ہیں کہ تبلیغ کے لئے ہر سال میں کچھ دن ہر شخص اپنی زندگی کے وقف کرے۔ یہ ایام اس روزانہ سلسلہ تبلیغ کے علاوہ ہونگے جو ہر شخص کو تبلیغ کا اختیار کرنا لازمی ہے۔

وقف کنندگان کی تعداد میں اضافہ نہیں ہو رہا

اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ تحریک جاری نہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ

کیا ہم تحریکوں کے محتاج ہیں؟

اگر حالت ایسی ہے تو ہماری حالت اس کمزور انسان سے زیادہ نہیں جو حالات پر زندگی بسر کر رہا ہو۔ جب تک وہ شعور کا استعمال کرتا ہے اسمیں حس اور توانائی ہے جو عاجز ہے جہاں بند ہوا مردے کی طرح گر پڑا۔ خدا کرے ایسی حالت کو چھوڑ دو کہ

یہ فاتح قوموں کے سزاوار نہیں

ہمارے پروگرام میں کل دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے اور دین واحد پر جمع کرنا ہے۔ پروگرام تحریکوں کے محتاج رہے تو کام کے سست نہیں بلکہ بند ہو جانیکا خطرہ ہے۔ ہمکو مشین کی طرح کام کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی تحریک اور اعلان نہ ہو تب بھی ہم اپنے کام میں سست اور غافل نہ ہوں۔

سوامی شردھانند نے جو اعلان اپنی قوم کو بیدار کرنے کے لئے کئے ہیں۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنی پوری قوت اور انتہائی طاقت سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہم نے اسموقعہ پر ذرا بھی سستی کی اور وقت کو شناخت نہ کیا تو ہم پیچھے رہ جائیں گے۔ وہ اپنی قوم سے لاکھوں روپیہ اور ہزاروں والنٹروں کا مطالبہ کرتا ہے۔ کروڑوں کی جماعت اور دولتمند قوم کے سامنے یہ مطالبہ نہایت ادنیٰ چیز ہے۔ ایک ایک آدمی روپیہ کے سوال کو پورا کر سکتا ہے۔ میں نہیں کس چیز کے قربانی کے لئے تحریک کروں۔

بجز اس کے کہ یہ کہدوں کہ تمہارے پاس اپنا ہے کیا جسے دے دو جو کچھ تمہارے گھروں میں ہے وہ سب سامان کا ہے اور تم سب سلسلہ کے ہو پس

لاؤ اور آؤ

کہ اب اسکے سوا فیصلہ نہ ہوگا۔ اسلئے تم اسکے منتظر نہ رہو کہ تمکو بلایا جاوے بلکہ تم خود ناظر امداد سے پوچھو کہ

کب آئیں

روپیہ کی بے انتہا ضرورت ہے۔ امداد کی تحریک میں ابھی تک حضرت امام نے عام چندہ کی تحریک نہیں کی لیکن کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ ہم اس خاص تحریک میں داخل نہ ہوں۔

سو روپیہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ یہ میں اس لحاظ سے کہتا ہوں کہ

قربانی کے کامل جذبہ سے متحرک احمدی کی

نظر میں کوئی چیز نہیں۔

ورنہ میں اسے بڑی رقم سمجھتا ہوں۔ اور ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ابھی تک ایک ہزار شخص بھی اس تحریک میں شریک نہ ہو جاوے۔ پس آؤ ہم اس تحریک کو ایک ہزار کے عدد سے پورا کریں۔ کہ اس مقصد کے لئے

ایک لاکھ جمع ہو جاوے

آئندہ سال کے بجٹ میں یہ صیغہ مستقل کر دیا گیا ہے اور عارضی انتظام نہیں ہے۔ حضرت امام نے تحریک کرنے سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ

ہم میدان میں جا کر ہٹیں گے نہیں

اور جماعت کو قدم رکھنے سے پہلے سوچنے کا موقع دیدیا گیا تھا اب جب ہم میدان میں جا چکے ہیں کوئی چیز وہاں سے ہمکو اللہ کے فضل سے ہٹا نہیں سکتی۔ صرف ایک ہی چیز ہے کہ

ہم اپنے مقصد کو تمام و کمال پالیں

اسوقت ہی ہمارا واپس آنا نہ ہوگا۔ بلکہ وہ ہمارا مستقل قیام ہوگا۔ کہ ہم خود ہی وہاں ہونگے پس اٹھو اور جاگ کر اب سونے کی کوشش نہ کرو۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے انکار احمدیت کا جواب

خواجہ کمال الدین صاحب نے مصر میں احمدیت کا انکار کیا اسکا اعلان شیخ محمود احمد صاحب مجاہد مصری نے اپنے اخبار قصر النیل اور الفضل کے ذریعہ کیا۔ لاہور کا پیغام صلح جواب دیتا ہے کہ یہ کوئی نیا افترا نہیں کیونکہ چونکہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو ہمیشہ خواجہ صاحب سے عناد و بغض رہا ہے چونکہ شیخ محمود احمد صاحب نے اسی باپ کی آغوش میں پرورش پائی۔ لہذا یہ افترا ہے۔

مجھ کو ناپسند ہے کہ میں ذاتیات کی بحثوں میں انجمن کو ورنہ میں بتا دیتا کہ مجھ پر یہ بغض و عناد کا الزام محض افترا ہے۔ ہاں میں نے ہمیشہ الحب للہ والبغض للہ پر خدا کے فضل سے عمل کیا ہے۔ اور کبھی گوارا نہیں کیا کہ سلسلہ کے بدخواہ اور ٹریٹری کی حقیقت سے جماعت کو آگاہ نہ کروں۔

خواجہ صاحب نے اگر انکار نہیں کیا اور یہ افتراء ہی تو میں پیغام سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ خواجہ صاحب سے مندرجہ ذیل اعلان لکھوا کر مجھے بھجوا دیں جسے میں مصر کے اخبارات میں شائع کرا دونگا جنمیں خواجہ صاحب کا اعلان شائع ہوا ہے اور جن کے پرچہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اعلان کا مضمون حسب ذیل ہے۔

میں خواجہ کمال الدین اس امر کا علی رؤس الاشہاد اعلان کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو وہی مسیح موعودؑ اور مہدی مسعودؑ یقین کرتا ہوں جسکے تمام مسلمان منتظر تھے اور انکے تمام دعاوی پر جو آپکی تصانیف میں موجود ہیں ایمان رکھتا ہوں۔ انکو ظلی۔ اور بروزی نبی بھی یقین کرتا ہوں۔

میرا عقیدہ ہے کہ مسیح ابن مریم نبی ناصری وفات پا چکا ہے اور کشمیر میں مدفون ہے۔ وہ آسمان پر زندہ نہیں اوٹھائے گئے۔ اور ان لوگوں کو کافر یقین کرتا ہوں جنھوں نے حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

نہایت مختصر اعلان ہے اور لاہور کے عقیدہ کے موافق الفاظ ہیں۔ اگر پیغام صلح خواجہ صاحب سے یہ اعلان کروانے میں کامیاب ہو گیا تو میں اعلان کر دونگا کہ پیغام نے

عذر گناہ بدتر از گناہ نہیں کیا

اسی سلسلہ میں پیغام نے منشی مبارک علی صاحب تازہ وارد مصر کی مراسلت کا ذکر کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے خواجہ صاحب نے انکار نہیں کیا۔ حاضرین جلسہ میں سے کسی کو احمدیہ مومنٹ کا علم نہ تھا اور نہ کسی نے خواجہ صاحب کو انکے عقائد کے متعلق سوال کیا۔

یہ تائید کا شہادت پیغام صلح کو مبارک ہو وے اگر پیغام اس شہادت پر حصر کر دیگا تو میں ان اخبارات کے اصل مضامین کو شائع کر دونگا جن میں یہ بحث شائع ہوئی ہے۔ ہمنے تمہیں لکھا کہ کسی عام جلسہ میں سوال و جواب ہوئے تھے۔ پیغام اپنے دعوے میں سچا ہے تو خواجہ صاحب سے اعلان کرائے۔

بانی آریہ سماج کی تاریک زندگی کی روشنی میں

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کا نام میری کسی معرفی کا محتاج نہیں۔ میر صاحب آریہ سماج کے لٹریچر سے خوب واقف اور ماہر ہیں اور آپ کی زندگی کا بہت بڑا حصہ آریہ سماج سے مباحثات میں بسر ہوا ہے حال میں جن لیکچروں نے پنجاب کی آریہ سماجوں کو ہلا دیا وہ یہی لیکچر ہے جس کا عنوان اوپر دیا گیا ہے۔ میر صاحب نے اپنے اس لیکچر کو کتابی صورت میں چھاپ دیا ہے تاکہ عام مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں اور آریہ سماج کے گندہ دہن لیکچراروں کا منہ بند کر دیں۔

یہ کتاب سوامی دیانند کی لائف ہے جو خود آریہ سماج کی مشہور سوانحعریوں سے ماخوذ ہے۔ کتاب کو شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنا محال ہے۔ نہایت عمدہ موٹی کاغذ پر اسے بہت خوبصورت چھاپا گیا ہے۔ اور جماعت کی ضروریات کو گرانی کے ایام میں باوجود ۱۰۰ صفحوں کی کتاب کی قیمت ۱۰ مقرر کی ہے۔ یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونی چاہیئے۔ اسلامی انجمنوں اور تبلیغی جماعتوں کو اسے کثرت کے ساتھ پھیلانا فارغی ہے۔ ایڈیٹر فاروق قادیان سے درخواست کرنے پر ملے گی۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ایک روز دردان سر کی شکایت رہی۔ اب آپکی طبیعت اچھی ہے۔ اور آپ امور مہمات دینیہ کے انصرام میں مصروف ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین چند روز کے لئے فاضلکا اپنے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس تشریف لے گئی تھیں اب واپس تشریف لے آئی ہیں آپ کی طبیعت کچھ عرصہ ناساز رہی احباب دعا فرماویں۔ حضرت نانا جان صاحب بھی تشریف لے گئے

(۳) مبلغین کی جماعت رخصتوں کے بعد لگ گئی ہے۔ مکرمی حافظ روشن علی صاحب اپنے مبلغین کو طیار کر رہے ہیں۔

(۴) تحفہ کابل کی کتابت کا کام شروع ہو گیا ہے اردو تو جلد ختم ہو جائیگا۔ فارسی بھی انشاء اللہ جلسہ تک طیار ہو جائیگا۔

(۵) مولوی محمد امین مجاہد روس کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ انکو سردست پشاور بھیجا گیا ہے تاکہ انکے متعلق تحقیقات کی تکمیل ہو جائے۔

شکریہ

میں بذریعہ اخبار ہذا بکمال صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ان سب دوستوں کا جنہوں نے بذریعہ خطوط عزیز مکرم یوسف علی سلمہ اللہ کے بیٹے عثمان کے پیدا ہونے پر مبارکباد کے خطوط بھیجے۔

ایک نہایت مخلص احمدی کا انتقال

گھمیانہ ضلع جھنگ سے یہ خبر صدمہ سے سنی جائیگی کہ ڈپٹی انسپکٹر پولیس کی وفات کی خبر آئی مرحوم سلسلہ احمدیہ کے ایک نہایت مخلص وفادار اور جان نثار رکن تھے غالباً تین یا چار ہفتہ ہوئے آپکے برادر عزیز خانصاحب میاں غلام رسول صاحب کو ابتلا آیا مگر آپ ثابت قدم اور مستقل مزاج رہے اور ہر روز آپکے اخلاص اور وفا میں ترقی کرتے رہے یہ سلسلہ کیساتھ تعلق تھا اور سلسلہ کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے آمادہ اور تیار رہتے تھے اپنی بیماری کے باوجود اپنے پوتے کو جو ایک مخلص گریجویٹ ہے مکانہ تبلیغ میں بھیجا اور اس سفر سے واپس آکر قادیان میں ٹھہرا ہی تھا کہ میاں صاحب کی سخت علالت کا تار آیا۔ اور اس تار کے بعد آپکی وفات کی خبر پہنچی میاں صاحب مرحوم کا جنازہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی جماعت کے ساتھ پڑھا حضرت صاحب نے خطبہ جمعہ کے بعد نماز جنازہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم ایک خاص اور مخلص آدمی تھے اور اپنی جماعت میں ممتاز تھے میاں صاحب مرحوم کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔ سلسلہ میں ضلع جھنگ کی جماعتوں کی تعزیت کرتا ہوں میاں صاحب مرحوم ایڈیٹر الحکم کو بہت مخلصانہ تعلقات تھے اپنی ذات سے وہ ایک مخلص اور وفادار صادق دوست کی جدائی کو محسوس کرتا ہے میں اپنے مکرم بھائی میاں غلام رشید صاحب خلف الرشید میاں صاحب مرحوم اور آپکے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور مقام رضا پر اٹھائے اور آپکے پس ماندگان کو صبر جمیل اور اس مزرگی

دُنیا میں انقلاب عظیم ہونیوالا ہے

اخبارات میں اکثر پیشگوئی شائع ہو رہی ہے جس کو میں تمام و کمال چھاپ دیتا ہوں۔ پیشگوئی کی کیا حقیقت اور واقعیت ہے اس سے قطع نظر ناظرین ملاحظہ کریں گے کہ اس میں مسیح موعودؑ کے نزول و ظہور کی بھی پیشگوئی ہے۔ اور انقلاب عظیم اسی کے دست مبارک پر قرار دیا گیا ہے۔ اسکا ظہور ۱۹۴۲ء میں بتایا گیا ہے احمدی جماعت خدا کے فرستادہ مسیح موعودؑ کو قبول کر چکی ہے جو آجسے پندرہ برس پیشتر اس دنیا سے اپنا کام کر کے رخصت ہو گیا مگر جبکہ اس کا سلسلہ زندہ ہے تو وہ زندہ ہے۔ اسکا نائب اور خلیفہ اسکے قائم کردہ سلسلہ کو دنیا میں پھیلا رہا ہے اور اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ خود اس کے ہاتھ پر بڑے بڑے انقلاب مقدر ہیں۔ جو روحانی دنیا اور مذہب کے عالم میں ہونیوالے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ وقت آتا ہے کہ تمام قومیں نیاز مندی کے ساتھ مسیح موعودؑ کو ہوں گی۔ پیشگوئی حسب ذیل ہے۔

ہدایت کا ایک مسلم اخبار لکھتا ہے کہ امریکہ کے ایک نجومی نے ۱۹۴۲ء کے متعلق حسب ذیل پیشگوئی کی ہے۔

فرانس کے ملک میں ایک زبردست انقلاب ہوگا۔ جس سے فرانسیسی تمدن قریب قریب ختم ہو جائے گا۔

جرمنی میں دوستی مستحکم ہو جائے گی۔ سلطنت اٹلی مضبوط ہوگی۔ اسٹریلیا کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ کینیڈا انگریزوں سے جدا ہو کر کسی شخصی حکومت کے اندر آجائیگا۔ آئرلینڈ کو بجلی آزادی نصیب ہوگی۔ ہندوستان آزاد ہو جائیگا اور ایک مستقل سلطنت جمہوری قائم ہو جائیگی۔ کینیڈا سلطنت انگریزی سے جدا ہو کر امریکہ سے متحد ہو جائیگا۔ چین میں اسوقت انقلاب اور پریشانی رونما ہے۔ لیکن عنقریب وہاں ترقی ہوگی۔ اور جاپان پر بھی اسکا قبضہ ہو جائیگا۔ روس اپنے افسر کے ذریعہ سے ساری دنیا کی سلطنتوں کو جمہوری بنا دیگا۔ ممالک مشرق سے ایک شخص مثل حضرت مسیح نمودار ہوگا اور ساری دنیا پر مسلط ہو کر نئے طرز کی حکومت کرے گا۔ اس شخص کا ظہور ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۳۴۲ھ میں ہوگا۔ اس کے ظہور سے سیاست مذہب اخلاق۔ انسانیت اور دنیا کے تمام طریقوں میں ایک کلی انقلاب پیدا ہو جائیگا۔ اور یہ انقلاب ایسا ہوگا جیسے اب تک کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ انقلاب کے جملہ لوازمات اس شخص کے پاس ہونگے۔ اور سونا یک

عقیدہ کفارہ کے نتائج

لنڈن کے مشہور اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لنڈن کے لاٹ پادری کی چٹھی چھاپ کر دنیا کو حیران کر دیا ہے کہ کس قدر بداخلاقی بڑھ رہی ہے۔ لنڈن ہی پر یہ بات موقوف نہیں عام طور پر دنیا میں یہ اخلاقی کا مرض بڑھ رہا ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ خدا پر وہ زندہ ایمان نہیں رہا۔ جو انسان کے اندر گناہ سوز فطرت پیدا کر دیتا ہے۔ لنڈن کے لاٹ پادری کو اور دوسرے عیسائی صاحبان کو غور کرنا چاہیئے کہ کفارہ کے مسئلہ نے گناہ پر لوگوں کو دلیر کر دیا ہے۔ اور وہ بے خوفی سے گناہ کرتے ہیں۔ بہرحال میں افسوس کے ساتھ لاٹ پادری کی اس چٹھی کو درج کرتا ہوں۔

لنڈن کی سیر گاہوں میں اخلاق کا نظارے

لنڈن کے لاٹ پادری اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں تحریر فرماتے ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ ان شرمناک نظاروں کے خلاف پروٹسٹ کرنیکا وقت آپہنچا ہے کہ جو ہماری سیر گاہوں اور کھلی جگہوں میں بالعموم اور ہائیڈ پارک میں بالخصوص دیکھنے میں آتے ہیں۔ روز روشن میں لوگ بدفعلی کرتے اور بدترین قسم کی ناشائستگی دکھاتے دیکھے جاتے ہیں۔ سورج غروب اور رات ہو جانیکے بعد تو ان برائیوں میں اس حد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ کہ ان کو اخبارات میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ عوام کے اخلاق کو ترقی دینے کی حامی انجمن کی لندن کونسل نے کہ جسکا میں صدر ہوں کچھ سال تک نہایت تجربہ کار اشخاص کو مقرر کر رکھا تھا۔ کہ وہ ایسی سیر گاہوں میں مشاہدات کرنے کے بعد انکے نتائج کی حکام کے پاس رپورٹ کریں۔

سیر گاہوں میں دس راتیں

انجمن ترقی اخلاق عوام کی سال ۱۹۳۲ء کی رپورٹ میں بعض حیرت انگیز واقعات کا انکشاف موجود ہے۔ مذکورہ بالا لاٹ پادری لکھتے ہیں کہ ہائیڈ پارک میں دس رات کے مشاہدہ نے بداخلاقی اور ناشائستگی کے ۴۸، واقعات کا انکشاف کیا اسطرح لندن کی پانچ دیگر سیر گاہوں میں دس روز کے مشاہدہ نے ۲۶۱۵ بداخلاقی کے واقعات کو طشت از بام کیا۔ لندن میں عوام کے سیر و آرام کی خاطر سیر گاہوں اور کھلے میدانوں کی ایک بڑی تعداد مہیا کیگئی ہے جسے لندن کی شائستہ شہری عام طور پر نہایت ناشائستگی سے استعمال کرتے ہیں۔ اب حالت یہ ہے کہ ان مقامات میں کوئی شریف انسان منہ پر نقاب ڈالے بغیر نہیں جا سکتا۔

اسلام کے مقابلہ میں ہندو مذہب کے نقائص

۲۰ دسمبر کو مسلمانان مین پوری کی دعوت پر جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ایڈیشنل ممبر وائسرائے ہند قادیان مین پوری میں تشریف لائے اور وہاں کی مسلمان پبلک کی استدعا پر مکرمی شام کے آپ نے اسلام کی ضرورت پر تقریر فرمائی صدر جلسہ جناب ہادی یار خان صاحب رئیس کوسمہ قرار پائے لیکچر دو گھنٹہ رہا جسے لوگوں نے اس دھیان کیساتھ سنا۔ لیکچر میں اسباب پر زور دیا گیا کہ تبلیغ اسلام کی اسوقت نہایت ضرورت ہے لیکن یہ کام نفسانی جوش کے ماتحت نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس کام میں فریق مخالف کا تتبع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ حکمت۔ امن۔ اور للہی جوش کیساتھ کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ اسلامی مبلغین کے لئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر تم سے کوئی بدی کرے تو اسکی بدی کو نیک بات سے رفع کرو۔ یعنی ان لوگوں کی نفرت اور دشمنی کو محبت اور خیر خواہی سے کاٹو۔ دوسرے بعد تمہارے دشمن کا دل ہی موم ہو جائیگا۔ آپنے اس بات کا دعویٰ فرمایا کہ ہندوستان میں اتحاد ہی نہیں بلکہ وحدت کی ضرورت ہے اور یہ وحدت تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً اسلام کے ذریعہ قائم ہو سکتی ہے کیونکہ ہندو مذہب کی تعلیم ایسی ہے کہ اس سے تفرقہ اور نفاق پیدا ہوتا ہے مثلاً ذات پات اور چھوت چھات کے مسائل دشمن اتحاد ہیں۔ لیکن اسلام نے ان مسائل میں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کہکر محض ذاتی قابلیت اور لیاقت کو مدنظر رکھا ہے اور یہی عزت کا صحیح معیار ہے۔ اسلام ہندو مذہب پر دلیل لکھتا ہے کیونکہ ایک حصہ قوم کو ذلت نصیب ہوتی ہے اور نیز انہیں مذہبی طاقت اخلاقی پائی جاتی ہیں جس سے تمام قوم پر اثر پڑتا ہے۔ اس بداخلاقی کا علاج اسلام نے ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الباب کہکر فرمایا ہے کہ جو شخص بے ایمان یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے اسکو شہید قرار دیکر بزدلی کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔

ہندوستان کا سب سے بڑا مرض جہالت ہے اور وہ ہندو مذہب کی طفیل ہے۔ کیونکہ ہندو مذہب کی رو سے سوائے برہمنوں کے کسی کو وید پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے ہندوستان میں کسی زمانہ میں بھی روحانی علوم قومی طور پر نہیں پھیلے۔ برخلاف اسکے ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر قرآن شریف کا پڑھنا فرض ہے۔ اسیطرح قتل اولاد اور رسم ستی۔ خودکشی اور بدتہذیبی کو منع کر کے نسل انسانی پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ نیوگ کو منع کر کے تحفظ نسل انسانی کو مکمل کر دیا ہے۔

ان تمام امور پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت وہ تمام امراض کا اصل باعث ہندو مذہب ہے اور ان کا اصل علاج اسلام ہے۔ یہ تمام امراض ہندوستان کی طرح عرب میں بھی پائے جاتے ہیں اور عرب بھی ہندوستان کی طرح کمزور ہو رہا تھا۔ اور ایک مریض لاعلاج بن رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیحا کی صورت میں ظہور پذیر ہوئے۔ اور عرب کے تمام مرضوں کا علاج کر کے ان کو ادنےٰ سے اعلیٰ۔ اجہل سے اعلم۔ اور اکفر سے اتقی قوم بنا دیا۔

(شیخ فیض الحسن از مین پوری)

نمبر وصیت ۲۰۶۱

میں مسماۃ زینب بی بی زوجہ منشی عبد الکریم قوم ارائیں ساکن مہاجر قادیان وال خاد قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری جائداد منقولہ از قسم زیور ہے جو مجکو مہر میں ملا ہے اور مہر مبلغ پانچسو روپیہ مقرر ہوا تھا جس میں سے مبلغ روپیہ کا مہر میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا۔ اور مبلغ ڈھائی سو روپیہ کا زیور حسب ذیل موجود ہے۔ کانٹے طلائی مع پھول، دانہ طلائی قیمتی مع جھومر، کنگن و بند نقرہ مالیتی اکیسو روپیہ پازیب قیمتی روپے کل میزان مبلغ دو سو پچاس روپیہ جس کے میں دسواں حصہ مبلغ پچیس بطور وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بدوصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے ( ) میری موجودہ جائداد حسب ذیل مذکورہ ہی ہے۔

العبد وصیت کنندہ مسماۃ زینب زوجہ منشی عبد الکریم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد الکریم خاوند زینب بی بی مہاجر قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ گواہ شد محمد فضل شاہ داغ سکہ حال وارد قادیان ضلع گورداسپور ساکن راہوں ضلع جالندھر۔ نشان انگوٹھا۔

نمبر وصیت ۲۰۶۹

میں غلام محمد ولد شمس الدین قوم ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بدوصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ (ج) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ مالیت روپیہ زمین ۔۔۔ ارانی۔ ایک معمولی مکان کچا موضع یکہ کے ستریاں میں منصل دیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ علاوہ اسکے میں ماہوار آمدنی کا دسواں ادا کرتا رہونگا مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء

العبد غلام محمد ولد شمس الدین مستری۔ گواہ شد بابو نور اللہ ولد عبد الحکیم مہاجر قادیان۔ گواہ شد غلام محمد طبیب ولد عبد اللہ

(نوٹ) سرمہ مروارید۔ یہ سرمہ ضعف بصارت کیلئے بہت ہی اکسیر ثابت ہوا ہے۔ حتی کہ بعض نے اسکے تھوڑے استعمال سے عینک ترک کر دی ہے اور ایسا ہی پرانے لکھروں کیلئے بھی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ روپیہ۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور
حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اول کے مجربات

(۱) جب مسیحی طبیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مقوی معدہ۔ ہاضم طعام۔ دافع درد معدہ۔ و درد مفاصل۔ و قبض۔ و خرابی حیض۔ اور بچوں کے امراض۔ و درد شکم۔ قبض۔ بخار۔ کھانسی۔ دبہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی سینکڑہ خوراک عہ

(۲) کشتہ طلا۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے اعضاء رئیسہ۔ دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ اور نظام عصبی کی تقویۃ کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ اور حفظ صحت کے لئے اکسیر۔ قیمت فی خوراک اور فی سینکڑہ خوراک عہ روپیہ۔

(۳) حب مقوی اعصاب۔ کل نظام عصبی کے رفع ضعف کے لئے ضعف دماغ ہو یا معدہ یا اور دیگر اعصاب میں سستی ہو ان سب کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی درجن ۱۲ ارنی سینکڑہ عہ

(۴) روغن اکسیر۔ زائل شدہ عصبی طاقتوں کو پھر اصلی حالت پہ لانیکے لئے اور تمام بد اعتدالیوں کے تدارک کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ

(۵) معجون شاہی۔ ہر قسم کے زائل ہونے والے مادوں کو روکنے اور بحال رکھنے کے لئے اکسیر ہے قیمت خوراک عہ

(۶) اکسیر سنی پیشاب کی جلن۔ پیپ اور اس کے متعلقہ زخموں کے لئے بیظیر دوائی ہے بفضلہ تعالیٰ تمام عوارض کو ایک ہی ہفتہ میں دور کر دیتی ہے۔ قیمت فی ہفتہ عہ

(۷) اکسیر نسوان۔ جو ایام ماہواری کے بیقاعدگی اور درد اور تمام تکالیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایکہفتہ عہ

نوٹ۔ ہم نے اوپر کی ادویہ کے خواص بیان کرنے میں خصوصیت سے بہ رعایت تہذیب عموماً اشارات سے کام لیا ہے۔ ان تمام امراض مردانہ اور زنانہ کے لئے جس میں آج ایک دنیا مبتلا ہے اور جسکو لوگ طبیبوں کے سامنے بیان کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہمارے پاس تیار رہتی ہیں +

خاکسار۔ حکیم محمد دین احمدی۔ گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ مجھے اعتماد ہے کہ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی اور بیماروں کے لئے مفید ہوں گی +

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

عینک سے نجات

اصل ممیرکا سرمہ اور ممیرا مصلح مسیح موعود علیہ السلام
اور خلیفہ اول حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ سرمہ لکھروں کے لئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پرانی آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو گئی ہو بہت مفید ہے قیمت سرمہ دو روپیہ تولہ۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو تو شیشی کر اس نے باقاعدہ پندرہ روز تک متواتر استعمال کیا ہو سرمہ واپس کر دے میں اسکی قیمت واپس کر دونگا۔ اسکے مجرب ہونے پر چند شہادتیں علاوہ میرے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں۔

(۱) مجھے جناب سید احمد نور کابلی مہاجر قادیان کا سرمہ آزمایا اور بفضلہ تعالیٰ بہت مفید پایا۔ نیز حضرت والد ماجد صاحب اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہو گئی تھیں اس سرمہ سے انکو بہت مفید فائدہ ہوا

محمد اسمٰعیل۔ مولوی فاضل و منشی فاضل قادیان۔

(۲) میں نے سرمہ بھائی احمد نور مہاجر قادیان سے لیکر استعمال کیا اب خدا کے فضل سے میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں نہایت مجرب اور اعلیٰ درجہ کا سرمہ ہے میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں نہایت ہی عمدہ سرمہ ہے۔ **علاء الدین احمد** سابق گز مانگ کانگ توپ خانہ جنگی +

(۳) میں نے مسئلہ شہر ملتان میں عینک آنکھوں پر لگائی تھی اور ۱۹۲۲ء میں جناب احمد نور سے سرمہ دوم اول لیکر استعمال کیا اور خاکسار نے عینک کو اتار دیا ہے۔ اب عینک کی کوئی ضرورت نہیں

خاکسار **محمد علی** کلیانپوری ضلع لائل پور ڈاکخانہ گگو ماہل کسابہ

(۴) میں نے جناب احمد نور کابلی سے دو دفعہ سرمہ خریدا جسکو میں نے بہت مفید پایا اور دیگر دوستوں نے بھی مجھ سے لیکر استعمال کیا سبکی تعریف کی۔ یہ سرمہ بہت عمدہ اور قابل قدر ہے۔

عبد الرؤف ہیڈ کلرک ہائی سکول۔ قادیان۔

(۵) احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ میرے بار شاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ایک عرصہ سے لگایا تھا بفضل خدا تعالیٰ اب بالکل آنکھیں اچھی ہو گئی ہیں اور نظر کامل ہو گئی ہے میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں۔ خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی **شبر الٰہی** دربان۔ قادیان۔

(۶) میں نے سرمہ تیار کردہ بھائی احمد نور کابلی خود استعمال کیا اور اپنے اہل و عیال و دوستوں کو بغرض استعمال دیا۔ اس سرمہ کو مفید پایا۔ نیز آنکھوں میں جو کمزوری تھی وہ خدا کے فضل اور اس سرمہ کے استعمال سے دور ہو گئی۔ **فضل کریم** اسسٹنٹ

ست سلاجیت

بقدد ۱۰ تولہ صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ روپیہ قسم دوم عہ روپیہ تولہ۔

سید احمد نور احمدی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نمبر وصیت ۲۰۵۹

میں غلام حسم مہاجر ولد میاں محمد بخش صاحب قوم وٹو مسلم ساکن حال قادیان ڈاک خانہ خود تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی میری موجودہ جائداد یہ ہے۔ میرا مکان سکونتی پختہ قریباً ۹ حصہ کا ہوگا اور ایک کنال زمین سفید ہے۔ اسکی قیمت تخمیناً تین ہزار روپیہ ہے اس میں دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۳۱ غلام حسم چیشر سب انسپکٹر حال قادیان دارالامان گواہ شد گواہ شد

شیخ اسلم بقلم خود حلف غلام محی الدین ہیڈ کلرک دفتر صیغہ ہوشیاری وصیت کنندہ

نمبر وصیت ۲۰۴۳

میں سردار بی بی زوجہ منشی محمد الدین کارکن لنگر خانہ قوم شیخ ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس یا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی (۳) اسوقت میرے پاس زیورات نسوانی وغیرہ قیمتی ضرورت کے ہیں اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اول تو میں وقت ادا کوشش کروں گی کہ حیات کے دسویں حصہ یعنی مبلغ ۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ اگر یہ رقم میں داخل خزانہ کرسکوں تو انجمن کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میرے زیورات قیمتی ضرورت میں سے مبلغ پچاس روپیہ یعنی دسواں حصہ وصول کرے والسلام العبد

سردار بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد خاکسار محمد الدین عفی عنہ کارکن لنگر خانہ حضرت اقدس علیہ السلام

گواہ شد مبارک احمد جماعت دوم مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

نمبر وصیت ۲۰۴۸

میں محمد اسمٰعیل ولد مولوی قطب الدین قوم راجپوت ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میں کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ صرف اشیاء ضروریہ قیمتی ۱۰۰ روپیہ آمد ہے میں وصیت کرتا ہوں کہ میں آئندہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور میں دیتا رہونگا علاوہ اسکے اگر میری وفات کے وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور مالک ہوگی۔

الراقم محمد اسمٰعیل احمدی قادیانی قادیان۔ گواہ شد قطب الدین طبیب از قادیان۔ گواہ شد محمد اسحاق قادیان۔

نمبر وصیت ۲۰۵۲

میں روشن دین ولد کھیوں قوم آرائیں ساکن پکیواں ڈاک خانہ کلانور تحصیل وضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کردہ سے منہا کردیجاوے (۳) میری جائداد اسوقت منقولہ جو کہ ہے اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد روشن دین بقلم خود گواہ شد غلام قادر ہیڈ لنگر خانہ گواہ شد خاکسار محمد الدین حنفی اللہ عنہ کارکن لنگر خانہ بقلم خود

نمبر وصیت ۲۰۵۶

میں عائشہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب قوم کھجی ساکن قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی (۳) میری موجودہ جائداد غیر منقولہ قیمتی تین سو گیارہ روپیہ اور ایک سو تیس روپیہ قیمتی اکیسو تیس روپیہ کل چار سو اکتالیس روپیہ کی ہے۔

نوٹ میرا مہر وصول ہو کر جائداد مذکورہ میں شامل ہے۔

العبد عائشہ بی بی زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ گواہ شد محمد ایوب احمد بقلم خود گواہ شد ظفر اسلام برادر محمد ایوب احمد صاحب۔

نمبر وصیت ۲۰۵

میں حمیدہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب قوم کھجی ساکن قادیان شریف ڈاک خانہ قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی (۳) میری موجودہ جائداد غیر منقولہ قیمتی دو سو اکیاون روپیہ ہے مہر بھی اس میں شامل ہے۔

العبد حمیدہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ گواہ شد محمد ایوب احمد بقلم خود +

نمبر وصیت ۲۰۵۸

میں محمد ایوب احمد ولد محمد علی صاحب قوم کھجی ساکن قادیان شریف ڈاک خانہ قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی کوئی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔ (۳) اس وقت میری کل جائداد و مکانات ملکانی وزنی گیارہ ماشہ ہیں۔ دو نتھ نقرئی وزنی آٹھ تولہ ہیں یہ دونوں چیزیں اسوقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرتا ہوں اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں ضعیف العمر ہوں اور حق مہر اپنے خاوند سے وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں اسوقت میری جائداد صرف مذکورہ بالا دونوں زیور ہیں فقط مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۳ء

العبد مسماۃ امیر بی بی بیوہ میراں بخش ساکن قادیان۔ گواہ شد نصیر الدین ولد میراں بخش قادیان۔ گواہ شد محمد ابراہیم علی ولد شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی احمدی قادیان +

اطلاع

تمام خریداروں کی خدمت عالیہ میں التماس ہے کہ قیمت سالانہ ادا فرماویں تاکہ حساب درست ہوسکے۔ بقایا سب سے اول وصول ہونا چاہیئے۔ جن دوستوں کا حساب ماہ ستمبر ۱۹۲۳ء سے ختم ہوگیا ہے انکے نام اگلا پرچہ پیشگی قیمت کیلئے وی پی ہوگا۔ اور خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

المنیجر اخبار ہذا